رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہوجائینگی اک دن دیکھنا | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستار وں میں ہوں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط وکتابت مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

الفضل

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے، حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵

جلد ۳ | ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء | سہ شنبہ | ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۴ھ | نمبر ۹۷

مدینۃ المسیح علیہ السلام

۱ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے۔ ۱۳ مارچ کو عصر کے وقت حضور نے مسجد اقصیٰ قادیان کی غریب جماعت کو اپنا مضمون "اسلام او دیگر مذاہب" اپنی زبان مبارک سے سنا کر برکات خلافت سے تمتع کیا۔

۲۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء کا امتحان سالانہ ہو رہا ہے۔

۳۔ ڈاکخانہ میں نئے سب پوسٹ ماسٹر صاحب آئے ہیں جن کا نام سید شریف حسین ہے۔ امید ہے پبلک سے انکا سلوک خوش آئند ہوگا۔

اخبار احمدیہ

دہلی سے مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ دہلی کا جلسہ خیر وخوبی سے ختم ہو چکا ہے۔ حافظ روشن علی صاحب میر محمد اسحاق صاحب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری شیخ یعقوب علی صاحب امروہہ تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں مباحثہ کا فیصلہ کرنے کے لئے ٹھہرا ہوا ہے۔ بعد میں خط آیا کہ مفتی صاحب امروہہ گئے ہیں۔ ان کا لیکچر اسلام وعیسائیت پر اور حافظ صاحب کا ختم نبوۃ پر کامیابی سے ہوا۔ ۱۲ مارچ کو تار آیا کہ واپس دہلی آگئے ہیں شام کو تار ملا کہ غیر احمدی اور آریہ مباحثہ سے رہ گئے اس لئے ہمارے

ڈیرہ غازی خان میں احمدی جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹ مارچ کو احاطہ لائبریری احمدیہ متصل سبزی منڈی میں شاندار جلسہ احمدیہ ہوگا جو بھائی شامل ہوسکیں ضرور تشریف لیجائیں۔

حق رسی گوجرہ موضع وھنی کے احمدیوں کی حق رسی ہوگئی اور جو زمین غریب احمدیوں نے مسجد کے لئے مخصوص کی تھی۔ وہ غیر احمدیوں کا استغاثہ خارج ہو کر احمدیوں کو مل گئی۔

احمدیت کی ترقی سید عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ اول ہفتہ مارچ میں ایک آدمی جدید داخل سلسلہ حقہ ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی بڑھتے جاتے ہیں۔ اس لئے جمعہ خانہ کسی قدر بڑھایا گیا ہے۔ اب دو تین قطار مصلیوں کی زاید گنجائش ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس میں چھپا)

امرت سر میں تبلیغ

ایک دوست تحریر فرماتے ہیں کہ خواجہ کمال الدین ہمارے جلسہ کی کامیابی سن کر بہت پیچ وتاب کھا رہا ہے۔ چنانچہ اس نے ایک اشتہار بھی شایع کیا ہے۔ تمام امرتسر میں ہمارے جلسہ سے ایک شور پڑ گیا ہے۔ سب غیر احمدی علما نے ملکر جلسہ کیا ہے۔ اور لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ احمدیوں کے ساتھ ہم مناظرہ تو کر نہیں سکتے۔ ہاں اس مرزائی مولوی کی خبر لی جائے ؛

ایک انگریز کو تبلیغ

میرٹھ سے ایک دوست تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہاں ایک بہت ہی شریف انگریز ہے۔ اس سے گفتگو ہوئی وہ کہتا ہے میں نے بہت مذاہب کا مطالعہ کیا ہے اب قرآن کا پہلا پارہ دیکھ رہا ہے۔ اور سارا قرآن شریف خریدنا چاہتا ہے نبی کریم کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگا کہیں ان کو نبی مانتا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اسلام کی تاریخ مجھے دیکھنے کے لئے مل جائے جو نبی کریم کے عہد مبارک سے اب تک کی ہو۔ وہ یہ تمام باتیں مانتا ہے۔ کہ تمام پیشگوئیاں جو قیامت یا قرب قیامت کے متعلق تھیں پوری ہو گئی ہیں۔ اس کی باتوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام قبول کریگا ؛

تعلیم الاسلام کے طلبا بحیثیت مبلغ کے

رامپور سے ممتاز علی احمدی تحریر فرماتے ہیں کہ میں رامپور آنے سے پہلے راستہ میں اکبر شاہ خان صاحب سے ملا۔ میں نے ان سے تین سوال کئے اول۔ خلافت آپ کو سیدنا فاروق ثانی پر کیا اعتراض ہے۔ دوم۔ آپ نے دار الامان کیوں چھوڑا۔ کیا اس کی وہ پہلی تمام خوبیاں اب زائل ہو گئیں۔ سوم۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی کتابیں تو تمام پڑھی ہوں گی۔ ان سے حضرت خلیفہ المسیح ثانی کے عقائد صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ یا غلط۔ ان باتوں کا جواب ٹال گئے۔ کیونکہ موجودہ عقائد کے خلاف وہ طلبا کے سامنے تقریریں کیا کرتے تھے

۲۔ لکھنؤ سے سید ارتضیٰ علی ہمشیرہ زادہ مرزا کبیر الدین اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مدت سے خواہش اور دعا تھی۔ کہ یہاں کے لوگ بھی حضرت اقدس کی صداقت کو قبول کریں آج خدا تعالےٰ نے اس خواہش کو پورا کیا یعنی دو آدمی مسمی عبد الکریم و محمد کریم داخل سلسلہ عالیہ ہوئے

احمدیت پر استقامت

شہر سیالکوٹ سے شیخ جان محمد سوداگر چرم تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بھائی شیخ مولا بخش صاحب کے خسر کا انتقال ہو گیا ہے۔ چونکہ وہ غیر احمدی تھا۔ اس لئے نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اس پر لوگ آگ بگولا ہو رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کھانا پینا بھی بند کر دو۔ ہم جواب دیتے ہیں۔ اہل کتاب کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے۔ بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ خدا رحم کرے ؛

بارہ اشخاص کو ہدایت ہوئی

مولوی عبد الصمد صاحب مبلغ بیٹالہ تحریر کرتے ہیں۔ اس دورہ میں بفضل الہی دو شخص بعیت خلافت میں اور دس نفر بعیت احمدیت میں داخل ہوئے۔ موضع مردڑی میں عبد الغفور احمدی محمد اکرم پیامی سا انوی کے مغالطہ سے رکا ہوا تھا۔ عاجز کی پہلی ہی تقریر میں پیغامیوں کے دہوکہ کو سمجھ گیا۔ اور اصلاح پر آگیا۔ چندوں کی ادائیگی کے لئے دیہات کے زمینداروں کو خاص طور سے تاکید کی گئی۔ انہوں نے انجمن احمدیہ سامانہ کے ماتحت کام کرنا پسند کیا ہے۔

التجا دعاء

۱۔ چہا ڈنی فیروزپور سے عبد الغفور صاحب ٹھیکہ دار احباب سے اپنی آنکھ کی شفا کے لئے جو گیارہ ماہ سے خراب ہے اور ڈاکٹر لا علاج قرار دے چکے ہیں (۲) اور مکرم محمد یوسف اپیل نویس مردان سے اپنے صاحبزادے محمد عبد اللہ جان (۳) اور برادرم فضل الہی ڈرائنگ ماسٹر ہائی سکول سرگودہ اپنے دوست خواجہ عبد المجید کی بی اے کے امتحان کی کامیابی کے لئے (۴) برادر عبد العزیز شاہ ولد قریشی علی مردان شاہ بلینڈر صمد شاہ پور امتحان انٹرینس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ایڈریس

پٹنہ سے مکرمی علی احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں ۲۲ مری خدمات پٹنہ ہائی کورٹ کو منتقل ہو گئی ہیں۔ ہذا احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مجھے خط مندرجہ ذیل پتہ پر لکھا کریں۔ علی احمد مترجم ہائی کورٹ پٹنہ ؛

جنازہ۔ عمر الدین ولد الہ داد خان چک ۹۸ کا جنازہ پڑھا جائے ؛

مختلف خبریں

حیدر آباد۔ دکن

ملک دکن کی گورنمنٹ نے اپنے ملک کی ابتدائی تعلیم میں اردو زبان کو لازمی قرار دیدیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی مرہٹی تلنگی یا کنڑی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کی ممانعت نہیں ہے

عازمان مصر کے لئے سیکرٹری آف سٹیٹ کی ہدایات کے موجب مصر کے لئے پروانہ راہداری صرف ان اشخاص کو ملیگا جو مسلمہ اور ضروری کام سے وہاں جانا چاہتے ہوں۔

تخمینہ گندم۔ رقبہ زیر کاشت گندم ۳ کروڑ ۲ لاکھ ۵ ہزار ایکڑ اور سال گذشتہ کے تخمینہ ثانی سے ۶ فیصدی کم ہے

تکمیل اختیارات نواب رامپور۔ حال میں جو بمقام بریلی جو دربار ہوا تھا۔ اس میں لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ نے اعلان کیا۔ کہ ہز ہائینس نواب رامپور کو کامل اختیارات عطا کئے گئے ہیں ؛

جدید لائن کی منظوری۔ ریلوے بورڈ کیطرف سے کمپنی لمٹیڈ کو جدید ریلوے لائن تعمیر کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ یہ لائن بھگوارہ راہوں ریلوے کی توسیع ہوگی۔ اور ½ ۲ فٹ پٹری پر نواشہر سے براہ گڑھ شنکر جیجوں تک پہنچے گی جو قریباً ۱۹ میل کا فاصلہ ہے ؛

لارڈ کرزن کو حادثہ۔ لندن ۸ مارچ لارڈ کرزن پر عمل جراحی ہوگا ؛

آغا خان۔ لندن ۹ مارچ۔ آغا خان براعظم یورپ کو تشریف لے گئے ہیں ؛

ملا کی سرگرمیوں کا تنزل۔ سومالی لینڈ میں صورت حالات غیر متوقع طور پر قابل اطمینان ہے ؛

طبی نمائش۔ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے ۹ مارچ کو رامپور میں طبی نمائش کا افتتاح کیا۔

لندن ۱۰ مارچ برلن۔ یہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی اپنے آپکو پرتگال کے ساتھ برسر پیکار سمجھتا ہے

لندن ۱۱ مارچ۔ ایک برٹش مراسلہ بیان کرتا ہے کہ کل اکتیس ایروپلینوں نے کاربن پر ایک کامیاب حملہ کیا تمام صحیح و سالم واپس آگئے۔ فرانسیسی ابھی تک جرمن حملوں کے مقابل میں وردون پر قابض ہیں آرگون کے علاقے میں فرانسیسی دشمن کے سلسلہ آمد و رفت پر گولہ باری کر رہے ہیں ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء

ساقیا آمدن عید مبارک بادت
۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء

سیدنا محمود - مصلح موعود

آج (۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء) وہ مبارک دن ہے جب خدا تعالیٰ اپنی عزت وجلال کے ساتھ ... نبی تجلی سے ہم پر ظاہر ہوا۔ اور وہ کلمۃ اللہ مجسم ہو کر قدرت ثانی کی صورت میں ہمارے سامنے آیا۔ اور جیسا کہ اس نے پیشتر سے ہمیں اپنے برگزیدہ رسول کے ذریعہ بشارت دی تھی وہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوا ہم نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا کہ خدا کا نور آیا جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ خدا نے اس میں اپنی روح ڈالی۔ وہ جلد جلد بڑھا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوا۔ زمین کی کناروں تک اس نے شہرت پائی۔ اور قومیں اس سے برکت پا رہی ہیں۔

مندرجہ بالا الفاظ میرے نہیں بلکہ وہی الفاظ ہیں جو خدا نے اس موعود کے بارے میں فرمائے۔ اور جن کی تصدیق اس عکس کے الفاظ سے بھی ہوتی ہے جو صفحہ ۴ پر حضرت اقدس مسیح موعود کے مکتوب کے ایک حصہ کا دیا گیا ہے۔ ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ

(۱) ۲۰ فروری کی پیشگوئی دو لڑکوں کی بابت تھی پہلا لڑکا (بشیر اول) پیدا ہو کر فوت ہو گیا۔

(۲) ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والا دوسرا فرزند جو مصلح موعود ہے وہی ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والا لڑکا ہے جس کی نسبت فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ بالفاظ دیگر یوں کہو کہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والا ایک اور لڑکا جو اولوالعزم ہے اور جس کا نام اسی ۱۰ جولائی والے اشتہار میں محمود لکھا ہے کوئی الگ لڑکا نہیں بلکہ وہی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والا دوسرا فرزند اور دوسرا بشیر ہے جو مصلح موعود ہے۔ ملاحظہ ہوں عکس کے یہ الفاظ: "ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا یہ **وہی** بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا" اور اس سے پہلے عکس کی ساتویں سطر میں لکھا ہوا موجود ہے کہ: "بشیر کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۷ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی شائع ہو چکی ہے کہ ایک اور لڑکا پیدا ہونیوالا ہے جو اولوالعزم ہوگا" اور صفحہ کے حاشیہ کے عکس کی عبارت یہ ہے: "الہام نے پیش از وفات بشیر یہ بھی کھول دیا کہ ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام **محمود** ہے دیکھو اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء" پس یہ تشریح اور یہ توضیح تمام جماعت احمدیہ پر حجت ہے۔ اور مولوی محمد علی بھی مع اپنے رفقا کے اس سے انکار نہیں کر سکتے کیونکہ وہ مان چکے ہیں کہ ...... اولوالعزم محمود کی پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء سیدنا محمود (خلیفہ ثانی) کے متعلق ہے۔ مبارک وہ جو خدا کی باتوں پر ایمان لاویں اور ڈریں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

مشفقی مکرمی میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

حکیم نورالدین صاحب [illegible]

[illegible]

خاکسار [illegible]

بمقام سنور علاقہ ریاست پٹیالہ

مشفقی مکرمی میاں عبداللہ صاحب پٹواری

[illegible] محمد یوسف صاحب [illegible]

مہر ڈاکخانہ

(صفحہ ۳ و ۴) ....

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کہ جو لڑکا پیدا ہونے کے بارے میں پیشگوئی ہے وہ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشگوئی تھی یعنی اشتہار مذکور کے پہلے یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اسکو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس (یعنی گناہ) سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ یہ تمام عبارت اسی پسر متوفی کے حق میں ہے اور مہمان کا لفظ جو اسکے حق میں استعمال کیا گیا ہے یہ اسکی چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے کہ جو چند روزہ رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور اخیر تک اسی کی تعریف ہے چنانچہ آپ کو اور احباب کو معلوم ہے کہ بشیر کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی شائع ہو چکی ہے کہ ایک اور لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو اولوالعزم ہوگا اور ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں وہ فقرہ الہامی **کہ انہوں نے کہا کہ آنیوالا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں**۔ اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور بشیر کی موت سے پہلے جب آپ قادیان میں ملاقات کے لئے تشریف لائے تو زبانی بھی اس آنیوالے لڑکے کے بارے میں آپ کو الہام سنا دیا گیا یعنی یہ کہ **ایک اولوالعزم پیدا ہوگا یخلق ما یشاء وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا** سو الہام الہی نے پہلے سے ظاہر کر دیا کہ لڑکا ایک نہیں بلکہ دو ہیں ہاں کچھ مدت تک یہ اشتباہ رہا کہ غلطی سے لڑکا ایک ہی سمجھا گیا۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو لڑکے کی بابت تھی وہ درحقیقت دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی اور پھر بعد میں بشیر کی موت سے پہلے خود الہام نے اس غلطی کو رفع کر دیا اگر الہام اس غلطی کو بشیر کی موت سے پہلے رفع نہ کرتا تو البتہ بعض کو شبہات پیدا ہونے ممکن تھے مگر اب کوئی گنجائش شبہ کی نہیں ....

(صفحہ ۱۱)

.... چونکہ اس متوفی کو اس آنیوالے فرزند سے تعلقات شدیدہ تھے اور اسکے وجود کیلئے یہ بطور ارہاص تھا اسلئے الہامی عبارتیں جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں درج تھیں ان دونوں کے ذکر کو ایسا مخلوط کیا گیا گویا ایک ہی کا ذکر ہے ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا یخلق ما یشاء۔ یہی حقیقت حال ہے جو میں نے آپکے لئے لکھی ....

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام نے قبل از ولادت حضرت خلیفۃ ثانی ایک خط مصلح موعود کے بارے میں حضرت خلیفہ اول کو بھیجا تھا اور اُس کی ایک نقل مکرم منشی عبد اللہ صاحب سنوری کو بھی ارسال فرمائی تھی۔ یہ اُسی کے کچھ حصہ کا عکس ہے۔ اس نقل کی پشت پر جو تحریر حضرت اقدس کی منشی عبد اللہ صاحب سنوری کے نام نقل خط بھیجنے کے متعلق ہے اُس کا عکس مع عکس پتہ لفافہ صفحہ ۳ پر دیا گیا ہے۔ اور اس مکتوب کے صفحہ ۷ کے حاشیہ کا عکس یہ ہے:-

پیش از وفات بشیر یہ بھی کھول دیا کہ ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جسکا نام محمود ہے دیکھو اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء الہام

....

تین مطالبات کا جواب

پیغام نے مجھ سے تین مطالبات کئے ہیں۔ جن کا جواب دینا میرا فرض ہے ؛

پیغام والے آنحضرت کو کثرت رائے کا پابند سمجھتے ہیں

(۱) میں نے لکھا تھا کہ پیغام والے آنحضرت صلعم کو اپنے صحابہ کی کثرت رائے پر چلنے والا اور اس کا پابند سمجھتے ہیں، ۷ مارچ کے پیغامی لیڈر میں اس کا انکار کیا گیا ہے اور لکھا ہے کس قدر افترا ء اور جھوٹ اور غلط بیانی ہے۔ پھر اپنے ۲۲ فروری کے مضمون کی چند سطریں نقل کی ہیں اور خوفناک چالاکی سے ایک فقرہ ہضم کر لیا ہے۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ تمہارے اس فقرے کا اور کیا مفہوم ہے کہ بہرصورت آپ کا عملدرآمد یہی رہا۔ دیکھو اپنی عبارت۔

"آنحضرت صلعم خواہ کثرت رائے پر عملدرآمد کرنے کے لئے مجبور نہ ہوں۔ لیکن بہرصورت آپ کا عمل درآمد یہی رہا"

یہ عملدرآمد کیوں رہا؟ اس کی وجہ بتاؤ۔ پھر لکھا ہے

آپ کو تو نہ کسی مشورہ اور نہ کثرت رائے کی پابندی کی ضرورت ہی تھی۔ لیکن آپ نے کیا الیسا ضرور اور قرآن کے حکم کے ماتحت کیا۔

لکیر کردہ فقرہ کو دیکھو۔ کیا ایسا ضرور اور پھر یہ خدا کے حکم کے ماتحت کیا۔ کیا اس کے یہ معنے نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کثرت رائے پر ضرور چلتے تھے۔ اور آپ کا ایسا کرنا خدا کے حکم کے ماتحت تھا۔ پابندی بھی اسی کو کہتے ہیں اور پابندی کیا ہوتی ہے ؛

مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک صرف اللہ پر ایمان لانے سے انسان اسلام میں داخل ہو جاتا ہے

دوسری بات میں نے یہ لکھی تھی۔ کہ مولوی محمد علی کے نزدیک جب کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ تو اسلام میں داخل ہوجاتا ہے، گویا اسلام میں داخل ہونے کے لئے آنحضرت پر ایمان لانا ضروری نہیں،، اس پر پیغام نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے یہ بات کس کتاب میں لکھی ہے۔ اس کے جواب میں واضح ہو۔ کہ "مسئلہ کفر و اسلام" کے عنوان سے جو ٹریکٹ شائع ہوا تھا۔ اور جو پیغام ۱۷ مارچ جلد اول نمبر ۷۴ - میں چھپا ہے۔ اس میں یہ عقیدہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے لکھا ہوا درج ہے۔ ملاحظہ ہو۔ مرا یا د نزا فراموش ؛

اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الٰہی ہے۔ پس جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے + + تو معلوم ہوا کہ جب ایک شخص اللہ کی توحید پر ایمان لے آتا ہے تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے ؛

یہ وہی فقرہ ہے جو میں نے اپنے مضمون میں نقل کیا۔ اب بتاؤ کہ جب انسان اللہ پر ایمان لانے سے اسلام میں داخل ہوجاتا ہے۔ تو پھر آنحضرت صلعم پر ایمان لانا ضروری تو نہ ہوا۔ میں نے یہ نہیں لکھا تھا کہ مولوی محمد علی کے نزدیک آنحضرت صلعم پر ایمان لانا اچھی بات نہیں میں نے تو یہی لکھا تھا کہ انکے نزدیک صرف توحید الٰہی سے انسان اسلام میں داخل ہوجاتا ہے۔ پس آنحضرت صلعم پر ایمان لانا ضروری نہ ہوا حالانکہ ہمارے نزدیک کوئی ہزار بار بلکہ لاکھ بار کہے کہ میں اللہ پر ایمان لایا تو وہ اسلام میں ہرگز ہرگز داخل نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے چنانچہ حضرت مسیح موعود بھی لکھتے ہیں۔ کہ صرف توحید خشک بجز اطاعت رسول کے کچھ چیز نہیں بلکہ اس مردہ کی طرح ہے جس میں روح نہیں۔

تیسری بات میں نے یہ لکھی تھی کہ پیغام والے آنحضرت صلعم کے بعد فیض نبوت بند کر کے۔ گویا آپ کو ابتر ٹھہراتے ہیں۔ اس پر مسیح موعود علیہ السلام کا مصرعہ۔ ہر نبوۃ را برو شد اختتام۔ پیش کرتے ہیں۔ جو کچھ حضور نے فرمایا وہ بالکل حق ہے مگر تم سمجھو بھی ؛

نبوت محمدیہ پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے۔ اب نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا نبی۔ مگر نبوت محمدیہ تو آپ کے کامل و اکمل متبع میں جلوہ گر ہو سکتی ہے۔ اور جیسے نبوت محمدیہ نے آنحضرت صلعم کو نبی بنایا تھا۔ اسی طرح اب بھی جس میں یہ نبوت اور اس کے کمالات من کل الوجوہ پائے جائینگے وہ بھی نبی ہوگا۔ اور یہ نبی نہ تو پرانا ہوگا اور نہ نیا کیونکہ وہی نبوت محمدیہ ہے جو پیرایۂ جدید میں جلوہ گر ہوئی پس یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ کہ ہر نبوت را بروشد اختتام۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اب کوئی غیر تشریعی نبی نہیں آسکتا چنانچہ حضرت اقدس خود لکھتے ہیں تجلیات الٰہیہ میں ؛

کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو (یعنی امت محمدیہ کا فرد ہی نبی ہو سکتا ہے۔ اس امت سے باہر کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ پہلے امتی میں پہلے کے لفظ پہ بھی غور کرو)

پھر حقیقۃ الوحی کو دیکھو صفحہ ۱۹۴ پر فرماتے ہیں۔

یعنی اسی رمضان کے مہینے کی اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتدار دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں بھی ظہور میں نہیں آیا۔

دیکھئے یہاں اپنے آپ کو نبی و رسول ٹھہرایا ہے پھر صفحہ ۱۹۶ پر فرماتے ہیں ؛

"بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے" یہاں آپ نے اپنے کو مدعی رسالت و نبوت قرار دیکر اس نشان کو اپنے اوپر لگایا ہے اگر حضرت اقدس کی عبارت کو حسب معمول تم نہیں مانتے۔ تو اپنے ایڈیٹر کا ہی نوشتہ یاد کرو۔ ریویو جلد ۵ نمبر ۱۱

"بحث تو یہ تھی کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے اب خواجہ غلام الثقلین خود ہی بتادیں

کہ ان پیش کردہ امور میں سے سوائے تیسرے
کے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا
ذکر ہے۔ باقی مدعی نبوت کون کون ہے؟
++ کیا خلفاء اربعہ اور سلطین مدعی نبوت تھے؟"

اس تحریر میں مولوی محمد علی نے بھی حضرت اقدس کو مدعی نبوت ٹھہرایا ہے۔ آلنبی نبوت کا مدعی جو حضرت عمر اور حضرت علی میں نہیں پائی جاتی جیسا کہ آخری فقرہ سے ظاہر ہے پس اگر کوئی جواب رکھتے ہو تو پیش کرو۔ مگر خدارا خلط مبحث نہ کرنا نہ کلام کو حسب معمول گالیوں سے ایسا گندہ کر دینا کہ کوئی شریف آدمی پڑھ بھی نہ سکے۔ عادت سے مجبور ہو تو یوں کرنا پہلے دو کالم یا جتنا طبیعت میں آئے پیٹ بھر کر گالیاں دے لینا پھر اس کے بعد جو ہو خالص مسئلہ پر بحث ہو تکلیف تو ہوگی مگر دیکھو ثواب بھی بڑا ہوگا۔

دام ہمرنگ زمین است — گرفتار مشو

خواجہ صاحب جو آجکل اپنا سارا زور احمدیت کے خلاف خرچ کرتے ہیں اپنا خوش آئند مستقبل دیکھتے ہیں۔ امرتسر میں وہ عظیم الشان لیکچر دینے کے بعد جن سے محسوس ہوا کہ پیغام باشندگان امرتسر کو نہایت متاثر بنا تا تھا۔ اپنی کھلی کھلی ناکامی و نامرادی کا دبی زبان میں اقرار کرتے ہیں۔ اور اپنے اشتہار بعنوان **ضروری اطلاع** لکھتے ہیں کہ میرا لیکچر تو میاں محمود کے عقائد فاسدہ کی بیخکنی کے لئے تھا۔ (یعنی میرے بزرگ و قبلہ و کعبہ غیر احمدی کیوں پھر بھی ناراض ہی رہے) میں تو مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا اور ان کے نہ ماننے والے کو کافر بھی نہیں کہتا تعجب ہے کہ یہ شخص صحیفہ آصفیہ میں اپنے عقیدے کو واضح کر کے اب اس سے کھلم کھلا انکار کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ آنحضرت کے بعد نبی ماننا بقول حضرت اقدس مرزا صاحب ہتک ختم نبوت ہے جس اس اشتہار پر نوٹس لینے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر چونکہ اس عقیدہ کو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس لئے مختصر لکھنا ضروری ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تو خاتم النبیین کے بعد نبوت کو ختم نبوت کی دلیل اور کمال اسلام بیان فرماتے رہے ہے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے:

"خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔"

اب خواجہ صاحب بتائیے کہ ختم نبوت کے بعد نبوت موجب ہتک ہے یا عزت پھر ملاحظہ ہو استفتاء عربی ضمیمہ حقیقۃ الوحی:

وان قال قائل کیف یکون نبی من ھذہ الامۃ وقد ختم اللہ علی النبوۃ

دیکھئے خواجہ صاحب وہی سوال ہے جو آپنے کیا ہے اب جواب سنئے:

انہ عزوجل ما سمی ھذا الرجل نبیا الا لاثبات کمال نبوۃ سیدنا خیر البریۃ

یہ میں جانتا ہوں کہ آپ کے لئے مجھے اس عربی عبارت کا ترجمہ کر دینا چاہیئے۔ مگر شاید ہم پر اعتبار نہ ہو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے اس کا ترجمہ پڑھ لیجئے نئے نئے تعلقات ہیں۔ اس میں بھی حضرت مسیح موعود نے "نبوت" کو سیدنا خاتم النبیین کے افاضہ کے کمال کا موجب فرمایا ہے۔ پھر اور سنئے:

۵ مارچ ۱۹۰۸ء کا بدر۔

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں
++ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں
نبوۃ کا سلسلہ نہ ہو۔ وہ مردہ ہے یہودیوں
عیسائیوں ہندوؤں کے دین کو جو ہم
مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں نبی
کیوں نہیں ہوتا۔

اب خواجہ صاحب بتائیے کہ مسیح موعود کی نبوت تسلیم کرنا "مرشد نا مرزا صاحب" کی ہتک ختم نبوت ہے یا عزت:

دوسرا مسئلہ آپ نے کفر و اسلام کا چھیڑ دیا۔ ہے اور تریاق القلوب سے وہ عبارت نقل کی ہے جس کی بناء پر ایک شخص نے حضرت اقدس سے سوال کیا کہ جواب لیا تھا سو وہی سوال و جواب پڑھ لیں:

سوال۔ آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔

جواب۔ یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳

پس خواجہ صاحب جس عبارت سے آپ لوگوں کو دھوکہ میں رکھنا چاہتے ہیں اسے حضرت اقدس علیہ السلام نے خود صاف فرما دیا ہے۔ خواجہ صاحب آپ جس بات سے چاہیں انکار کریں۔ مگر خدارا مخلوق خدا کو حضرت مسیح موعود کے عقائد و تعلیم کے متعلق غلطی میں نہ ڈالیں چشمۂ مسیحی کے آخری اوراق میں جو حضرت اقدس نے یعقوب کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ مسیح کا جانشین ہوا اور ایک نے خواہ نخواہ اس کی مخالفت شروع کر دی اور عقائد صحیحہ کے مخالف تعلیم دینا شروع کیا وہ گفتہ آید در حدیث دیگراں کے ماتحت کہیں آپ ہی کی خبر تو نہیں دی؟ واقعات سے تو ایسا ہی اشتباہ پڑتا ہے۔ خصوصاً جب کہ آپ کے سلم امیر قوم نے اس پر ایک بار تصدیق کی مہر بھی لگا دی ہو اسم بامسمی صادق مفتی اس کی گواہی دیگا

احمدیان ممالک متحدہ و آگرہ

برادر خیر الدین احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ لکھتے ہیں۔ کہ جو تحریک برادرم محمد عثمان صاحب کی طرف سے ایک انجمن احمدیان ممالک متحدہ و اودھ کے بنانے کی نسبت اخبار الفضل میں ہوئی تھی۔ تو اس پر چندے کا سوال پیدا ہوا تھا۔ چونکہ یہ تحریک لکھنؤ سے ہوئی تھی۔ اسواسطے احمدیان لکھنؤ نے اس کا عملی ثبوت اس طرح سے دیا ہے۔ کہ انہوں نے علاوہ چندہ صدر انجمن احمدیہ و ترقی اسلام ایک اور چندہ اپنے اوپر ڈالا ہے۔ جن لوگوں کی تنخواہ دس روپیہ ماہوار ہے وہ ایک پائی فی روپیہ اور جو بیس روپے اور اس سے اوپر تنخواہ رکھتے ہیں وہ دو پائی فی روپیہ ادا کریں گے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ہماری دوسری انجمنوں کو بھی ایسا ہی انتظام کرنا چاہیئے)

ماریشس کی چٹھی

مرسلہ مبلغ احمدیت مولوی صوفی حافظ غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس

گذشتہ عریضہ میں میں عرض کر چکا ہوں کہ میں روزہل سے سفر کر چکا تھا۔ نماز جمعہ پڑھکر تین بجے کی گاڑی میں ہم دونوں مسٹر نور محمد بن نوبیا اور راقم الحروف روزہل سے چلے۔ ریل میں ایک آریہ بیٹھا تھا اس نے کچھ پوچھنے کی خواہش کی۔ میں نے اجازت دی ٭

ایک آریہ سے گفتگو

اس نے سوال کیا کہ ذبح کرنا تمہاری کتاب میں لکھا ہے میں نے کہا لکھا ہے۔ آریہ۔ یہ تو سراسر ظلم ہے خدا ایسا حکم دے سکتا ہے احمدی نہیں ہرگز نہیں سراسر رحم ہے کیا قیدی کو چھوڑانا ظلم ہے؟ آریہ۔ انکو تکلیف ہوتی ہے۔ احمدی جو تنے اور لادنے اور دودھ چھیننے میں بھی انکو تکلیف ہوتی ہے چونکہ ڈاک کا جہاز نکل جانیوالا ہے اس لئے میں تفصیل یہاں ترک کر دیتا ہوں۔ پھر اس کے ساتھ تناسخ پر بھی بحث ہوتی رہی لیکن وہ بہت ہی باتونی آدمی تھا آخر اسے نیوگ پر بہت شرمسار ہونا پڑا اور کہنے لگا کہ نیوگ سے مراد دوسرا نکاح ہے اور اس نے یہ تسلیم کیا کہ پنڈت دیانند کی ۱۸۷۵ء کی ستیارتھ پرکاش میں بہت اسنت ہے۔ ہم اس کو دینی کتاب نہیں مانتے یہ صرف نوٹ بک ہے ٭

سلیاک میں تبلیغ احمدیت

ہم ۵ بجے شام کو سلیاک پہنچے مسجد میں جا کر عصر پڑھی۔ رات کو دو آدمی گھر پر آئے انکو وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود سنائی گئی بہت متاثر ہوئے اور سوالات کرتے رہے اور جوابات سے تشفی پاتے رہے۔ صبح کو ان میں سے ایک ملا اس نے کہا کہ لوگوں نے ہم سے پوچھا کہ رات کو کیا سنا۔ جواب دیا کہ مسیح کی وفات قرآن شریف سے ثابت کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ تم نے خود قرآن شریف میں دیکھا اس نے کہا کہ ہم نے قرآن میں نہیں دیکھا کہنے لگے کہ تم بیوقوف ہو وہ خود اپنی آیتیں پڑھ دیتا ہے۔ پھر ہم نے اس کو دین کا مترجم قرآن شریف دکھایا اور اس کو آیتیں معہ حوالجات لکھدیں۔ اور دن کے وقت ایک میاں جی پیر محمد کو سلسلہ حقہ کی تبلیغ کی گئی۔ دوسری رات کو سلیاک کے دس بارہ آدمی جمع ہوئے۔ انکو شرک کی مذمت۔ نماز اور اسلام اور وفات مسیح کھول کر قرآن شریف سے بتائی گئی اور انکو قرآن شریف کھول کر کہا گیا۔ کہ دیکھلو ہم کوئی تم پر جادو نہیں کرتے۔ قرآن شریف سے دکھاتے ہیں۔ اور یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ قادیانی مولوی کے پاس جادو ہے جادو کوئی نہیں۔ یہی قرآن شریف ہے۔ کیونکہ خدا کا کلام ہے اس لئے اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اور جو قلب سلیم کے ساتھ ہمارے پاس آتا ہے۔ اس پر ضرور اثر ہوگا۔ اور اس اثر کو دیکھکر ظالم کہتے ہیں کہ اس کے پاس جادو ہے۔ یہی قرآن شریف ہے اسی کو کفار مکہ جادو کہا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو حق بات ہے۔ قرآن شریف میں موجود ہے اس کا کون انکار کر سکتا ہے معراج بھی سمجھایا گیا۔ اور قرآن شریف سے دکھایا گیا۔ ایک نے کہا کہ یہاں کا سردار کہتا ہے۔ کہ مولوی صاحب یہاں کے میاں جی کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے میں نے کہا کہ ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جس نے وقت کے امام کو مانا نہیں۔ وہ باغی ہے۔ وہ اس وقت کے امام کو مان لے ہم اس کے پیچھے نماز پڑھ لینگے اس نے تسلیم کیا کہ میرا کہنا صحیح ہے۔ کیونکہ جب وہ امام کو نہیں مانتا تو وہ خود کیسے امام بن سکتا ہے ٭

ایک عیسائی سے گفتگو

شام کو ایک عیسائی ایڈونسٹنٹ سے گفتگو ہوئی۔ اس نے تسلیم کیا کہ مسیح خدا نہیں اور نہ خدا کا بیٹا ہے بلکہ خدا ایک ہے۔ اور کہ مسیح صرف اللہ کا نبی اور رسول تھا۔ اور اس سے دعا مانگنی بھی جائز نہیں اور یہ کہ انجیل اور بائیبل اس وقت اس قابل نہیں ہیں کہ ان پر عمل درآمد کیا جائے۔ کیونکہ وہ متضاد باتیں اور متخالف اصول اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور میری باتوں سے بہت خوش ہوا۔ اور اس نے قرآن شریف کے مطالعہ کا شوق ظاہر کیا۔ میں نے اسکو بتایا کہ ہم عنقریب انگریزی میں قرآن شریف کا ترجمہ شائع کرنے والے ہیں آپ کو وہ دیا جائیگا اور پھر بائبل سے مقابلہ کر کے قرآن شریف کو پڑھیں تو معلوم ہو جاویگا کہ کونسی کتاب خدا تعالیٰ تک پہنچانے اور اس کے ساتھ پیوند لگانے کا بہترین ذریعہ اس وقت ہے۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ میری باتیں پھر بھی سنیگا۔ آخر میں جب اٹھا تو اس سے پوچھا کہ تم بتاؤ کہ اب مسیح کو کیا سمجھو گے اس نے کہا ہم اسکو خدا کا نبی مانتے ہیں۔ میں نے کہا بیشک وہ خدا کا نبی ہے۔ اور ہم بھی یہی مانتے ہیں مگر یہ قرآن شریف کا احسان ہے۔ ہاں اس نے صلیب پر مرنے کے متعلق پوچھا تھا۔ میں نے کہا کہ جب اس کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی تو اس کا مصلوب ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ کیونکہ ایک معمولی انسان کی قربانی سے تمام جہاں کی نجات نہیں ہو سکتی۔ اور علاوہ اس کے عبرانیوں ۵ باب ۷ سے ثابت ہے اس کی دعا موت سے نبچنے کی قبول ہو گئی۔ تو اس سے ثابت ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرا تھا اس کے پاس فرنچ بائبل تھی اس نے اسیوقت اس میں دیکھا اور تسلیم کیا کہ اس سے تو ثابت ہے۔ کہ وہ صلیب پر نہیں مرا تھا۔ پھر اسکو یسعیاہ نبی کے ۵۳ باب کی طرف توجہ دلائی گئی۔ میں نے اسے آخر میں کہا کہ ہم اور تم اب برابر ہو گئے ہیں صرف اتنا فرق رہ گیا ہے کہ ہم مسیح کی پیشگوئی کے متعلق روح حق کو مانتے ہیں اور تم ابھی نہیں مانتے۔ پس تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کر دو گے تو تم اور ہم بھائی ہو جائینگے

ایک گاؤں میں تبلیغ احمدیت

۳۰ جنوری ۱۹۱۶ء کو دوسرے گاؤں سمی گریاں گئے اور وہاں مسجد میں جا اترے چند لوگ وہاں جمع ہو گئے انمیں ایک آدمی ہمیں اپنے گھر میں لے گیا۔ اور اس نے ہمیں چائے پلائی اور مجھ سے کہنے لگا کہ یہاں ہمنے سنا ہے۔ کہ ایک مولوی آیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ عیسیٰ پیدا ہو گیا اور امام مہدی آگیا ہے۔ اور یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ بات ہے آپکو بھی اس کے متعلق کچھ علم ہے۔ میں نے کہا کہ وہ مولوی میں ہی ہوں مگر میں کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے رسول ہو کر آئے تھے۔ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ اور جو مر جاتے ہیں وہ اس دنیا میں واپس نہیں آ سکتے اور آنیوالا اسی امت

محمدیہ میں سے آئیگا۔ اور وہ آچکا ہے۔ اس کا نام احمد قادیانی ہے۔ پھر میں نے اسے کہا کہ تمہارے پاس ترجمہ کا قرآن شریف ہے وہ اپنا مترجم قرآن شریف لایا۔ پھر میں نے اس کو انبیاء رکوع اول کی آیت دکھائی اور اس کا ترجمہ دکھایا اور اس کا حاشیہ دکھایا کہ انکو موت بھی آئی۔ اس نے کہا یہ حق بات ہے۔ جبکہ قرآن شریف میں صاف بھی ہوئی ہے۔ تو اس کا کون انکار کرسکتا ہے۔ میں نے کہا خوب اچھی طرح دیکھلو۔ کیونکہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ وہ مولوی جادو کر دیا کرتا ہے۔ اس نے کہا یہ جوانتیسیرے قرآن کے پہلے خالی ورقہ پر لکھدو تاکہ میں دوسروں کو دکھا سکوں۔ میں نے اسکو سات آٹھ آیتیں دکھائیں اور ان کا ترجمہ بھی پڑھایا اور اس کو ان کا مطلب خوب ذہن نشین کیا اور پھر ان کے حوالہ صفحہ پہلے سرورق پر لکھدیئے۔ اور قرآن شریف کی آیت پر نشان لگا دیئے تاکہ وہ آسانی سے ڈھونڈلیوے جبکہ وہ کسی کو دکھانے لگے۔ پھر اس کو یہ بھی دکھا دیا کہ مردے قیامت سے پہلے ہرگز نہیں لوٹینگے۔ پھر آیت استخلاف سے سمجھایا۔ کہ اسی امت سے خلیفہ آئینگے۔ باہر سے نہیں۔ وہ پہلے سے ہمارا آشنا نہیں تھا۔ محض خدا نے اپنے فضل سے بھیج دیا۔ خدا کیسا رحمٰن و مہربان ہے۔ ہم نے مراعمائے کثیرہ کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ وہیں ہمنے دو دفعہ کھانا کھایا۔ وہاں کا امام اس کے گھر میں آیا وہ بھی سب کچھ تسلیم کرتا ہے۔ ہماری باتوں سے بہت خوش ہوا ہم نے شام کو واپس آجانا تھا کیونکہ ماسٹر صاحب نے سکول میں حاضر ہونا تھا۔ مگر اس کے اصرار سے ہم نے وہیں رات گذارنی منظور کی۔ کیونکہ اس نے کہا کہ ہمکو معلوم نہیں تھا اس لئے لوگ کام پر چلے گئے ہیں۔ رات اکٹھے ہوکر باتیں سن سکینگے۔ ہم نے مسجد میں جاکر ظہر پڑھی اور اس کے بعد مسجد میں قرآن شریف کا درس دیا۔ آٹھ دس آدمی موجود تھے۔ اور بازار سے بھی کئی آگئے تھے۔ پھر ہم وہاں سے باہر گئے۔ اور ایک آریہ سے گفتگو ہوئی اس نے تسلیم کیا کہ خدا روح کو اور مادہ کو بناتا ہے اور نیوگ سے مراد بیوہ عورتوں کا نکاح ہے۔ پھر ہم مسجد میں آگئے اور نماز عصر میں نے پڑھائی اور امام مسجد نے ہمارے پیچھے نماز ادا کی ؛

سناتن ہندوؤں میں وعظ

بہت سے سناتن ہندو جمع ہوگئے

اور مجھسے کچھ سننا چاہتے تھے۔ ہم ایک گھر میں گئے اور وہاں ساٹھ ستر کے قریب آدمی جمع ہوئے اور بہت سے ہندو تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مجھسے کچھ اپدیش سننا چاہتے ہیں۔ میں نے انکو الحمد پڑھکر بتایا کہ انسان دنیا میں کیوں آیا۔ انسان اور حیوان میں نسبتاً فرق ہر اگر انسان حیوان کی طرح اکل و شرب و جماع میں ہی لگا رہے۔ تو اس میں اور حیوان میں کوئی فرق نہیں ہے پھر ان کو بتایا کہ تمام اشیاء انسان کے لئے بنائی گئی ہیں مگر انسان عبادت اللہ کے لئے پیدا ہوا ہے۔ پھر ان کو انسانی طبیعت میں جو محبت کا مادہ مرکوز ہے اس کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر انکو نبوت کا مسئلہ بتایا۔ اور بتایا کہ رامچندر اور کرشن جی فرستادہ خدا تھے اور تمام مذاہب ابتداءً حق پر مبنی تھے مگر پچھلوں نے اس میں باطل ملا دیا۔ رام چندر اور کرشن نے کبھی نہیں کہا تھا کہ وہ خود خدا ہیں بلکہ وہ ایک خدا کی طرف بلاتے تھے۔ اسی طرح موسیٰ اور مسیح بھی ایک ہی خدا کی طرف بلاتے تھے مگر مرور ایام کیسا تھ ان میں انسانی دستبرد نے کام کیا اور تمام مذاہب میں حق و باطل مل گیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور پھر ان پر کتاب فرقان مجید اتاری اور اس نے حق و باطل کو الگ الگ کر دیا۔ اور سب مذاہب سے حق لے لیا۔ اور باطل کو دور کر دیا۔ اب اسوقت صرف ایک ہی مذہب ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرا سکتا ہے اور اس کی معرفت سے بہرہ ور کر سکتا ہے اور اس مذہب کی خود اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا ذمہ لیا اور ہر صدی پر ایک مجدد بھیجا جس نے اسلام کے باغ میں سے گندے پودوں کو باہر نکال پھینکا۔ اور اس صدی میں پیشگوئیوں کے مطابق ہندوؤں کا کلنکی اوتار اور مسیحیوں کا مسیح اور مسلمانوں کا مہدی آگیا ہے۔ اور تمام نشان جو اس کی آمد کے تھے پورے ہوگئے۔ ہندوؤں اور عیسائیوں اور مسلمانوں کی کتابوں کے نشانات سب پورے ہوگئے۔ اور میں خود اس کلنکی جو کرشن کے نام پر آیا۔ کے درشن چودہ برس کرتا رہا ہوں اور اب اس کی خبر لوگوں کو دینے کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں میں نے بتا دیا۔ تاکہ کل یہ نہ کوئی کہدے کہ ہم کو اس کی خبر نہیں ملی ایمان لاؤ تمہارا بھلا ہوگا ورنہ پچھتاؤ گے ؛

مسلمانوں میں وعظ

رات کو عشا کے بعد کوئی بیس سے زیادہ مسلمان جمع رہے

ان کو بتایا کہ عیسیٰ کو زندہ ماننا ایک عظیم الشان شرک ہے اور وفات مسیح خوب سمجھائی۔ ایک بجے رات تک۔ ان ہر دو راتوں میں آدھی آدھی رات تبلیغ سلسلہ حقہ میں صرف ہوئی بہت اچھا اثر ہوا۔ سمی گریان کے مسلمان بہت اچھی طرح پیش آئے اور بڑی نرمی اور آرام سے ہماری باتیں سنتے رہے ہمنا بہت کہا گیا کہ اگر کسی نے سوال کرنا ہے تو کرو مگر کسی نے کوئی بات نہیں پوچھی۔ ان کو تمام حالات سلسلہ کے بتائے گئے وفات مسیح مفصل طور سے قرآن شریف سے بتائی گئی جو مرجاتے ہیں وہ واپس نہیں آسکتے۔ آنیوالا اسی امت میں سے ہے۔ اور کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واماکم منکم کی شرح بہت اچھی طرح بتائی گئی۔ اور بتایا کہ مولویوں نے کس طرح لفظ نزل اور ابن مریم سے دہوکہ کھایا۔ نزول کا محاورہ قرآن شریف اور عام بول چال سے بتایا گیا۔ اور ابن مریم کا مطلب خوب ذہن نشین کیا گیا۔ مسیح کے دو حلیے بخاری میں مسیح کی وفات قرآن شریف میں مریم کا مطلب سورہ تحریم سے۔ آیت استخلاف کا منکم اور بخاری کا منکم۔ یہ سب باتیں مجبور کرتی ہیں کہ ابن مریم سے مراد مثیل مسیح ہے۔ پھر اس کی آمد کے سارے نشان کسوف خسوف شمس و القمر فی رمضان۔ اور باقی تمام نشان سمجھائے گئے۔ رات وہیں رہے اور دن کو واپس سلیاک آگئے۔ اور وہاں سے پھر ظہر کے وقت رونہل پہنچے ؛

۴ ر فروری کے جمعہ میں انیس احمدی حاضر تھے اور کئی حاضر نہیں ہوسکے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب ترقی ہو رہی ہے۔ اور احباب سلسلہ حقہ میں خوب اخلاص پیدا کر رہے ہیں۔ کل ہمارے احباب شام کو مجھے مسجد لے گئے کہ وہاں جاکر مغرب کی نماز پڑھیں۔ غیر احمدی جماعت ختم کرچکے تھے پھر ہم نے شروع کی اور واللہ

فضل سے ہمارے احمدی تعداد میں ان سے زیادہ تھے پھر نماز کے بعد وہیں میں نے درس قرآن شریف دیا جو کہ ساتویں پارہ کا دوسرا رکوع ہے۔ اور آٹھ بجے تک وہیں رہے اس کے بعد ہم نے نماز عشا پڑھی اور اسی اثنا میں غیر احمدی آ گئے اور ان کے ملانے اذان دی اور جب ہم نماز ختم کر چکے تو پھر ان کی جماعت شروع ہوئی ان کا مولود تھا۔ میں مسجد میں جانا پسند نہیں کرتا کیونکہ غیر احمدی اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے احباب نے کہا کہ ہر جگہ یہ مشہور کرتے ہیں کہ مسجد میں نماز پڑھنا احمدیوں کے نزدیک حرام ہے اس لئے ہم ان کے سامنے وہیں نماز پڑھینگے۔ اغیار احمد کیسے ظالم ہیں مسجد میں نہ جاویں تب لوگوں کو بہکاتے ہیں اور جاویں تب عرضوا علینا الانامل کا معاملہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکو توفیق دے۔ ماریشس میں احمدیوں کے لئے ایک مسجد کی سخت ضرورت ہے۔ بغیر مسجد ان کے جماعت کا نظم ونسق احسن طور پہ قائم نہیں رہ سکتا۔

توضیح مرام کی عبارت

۱۱ مارچ کے لیڈنگ آرٹیکل میں توضیح مرام کا حوالہ جو دیا گیا ہے وہ صحیح اور تمام عبارت یوں ہے۔ بل الحدیث یدل علی ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ لوحی الشریعۃ قد انقطعت ولکن النبوۃ التی لیس فیھا الا المبشرات فہی باقیۃ الی یوم القیامۃ لا انقطاع لہا ابداً۔

نومبائعین کی فہرست

پیغام میں دو تین نام شائع کر کے یدخلون فی دین اللہ افواجا لکھا جاتا ہے اور اسے بڑی کامیابی بتاتے ہیں یہاں اللہ تعالےٰ کا یہ فضل ہے کہ ہر روز قریبًا اس قدر اصحاب بیعت میں داخل ہوتے ہیں جس قدر وہاں ایک برس میں ہوئے جیسا کہ ناظرین کو فہرست نومبائعین سے ظاہر ہو گا۔ پچھلی اشاعت کے دوسرے کالم میں نومبائعین ہیں وہ بیعت خلافت نہ سمجھی جائے۔

الفضل کے خریدار مہیا کرو ہم نے ناظرین کو توجہ دلائی تھی کہ وہ مہربانی فرما کر الفضل کے [حاشیہ:] خریدار بہم پہنچائیں ورنہ موجودہ صورت حالات میں جبکہ خرچ بڑھ گیا ہے بہت سا مالی نقصان برداشت کیا جا رہا ہے۔ تبلیغی مقاصد بھی توسیع اشاعت کے مقتضی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

۱۰ مارچ ۱۹۱۶ء

دو دو چار چار بیویاں کرو

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا۔ سورۃ النساء آیت ۳

مسلم وہی ہے جو خدا کے سب احکام کو مانے

فرمایا۔ اسلام کے معنے کامل فرمانبرداری کے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص مسلم کہلاتا ہے اور اپنی خواہشوں اور اپنے اغراض اور خیالات کو اسلام کے احکام پر مقدم کرتا ہے تو وہ نام کا مسلم ہے۔ لیکن خدا کے حضور مسلم نہیں کہلا سکتا جب مسلم کے معنے فرمانبردار۔ متبع۔ مطیع۔ اور ہر ایک بات کے ماننے والے کے ہیں۔ تو پھر ایسا شخص جو اسلام کے احکام کو نہیں پکڑتا۔ اور اس کے فرمانوں کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتا۔ وہ مسلم نہیں ہو سکتا۔ ایسے شخص کا کیا حق ہے کہ وہ مسلم کہلائے۔ مسلم وہی ہے جو خدا کے آگے اپنی گردن ڈالدے۔ اور اس کے تمام کام خدا کے احکام کے ماتحت ہو جائیں۔ وہ ان باتوں کو پسند کرے جنہیں خدا تعالیٰ نے پسند کیا ہے۔ یہی مسلم کی تعریف ہے اس تعریف کے ماتحت یہ شخص مسلم ہے۔

مسلم کہلا کر حکم الٰہی سے انحراف کرتے ہیں

لوگ اپنی پسند کے ماتحت آنیوالے احکام کے لئے بڑی خوشی سے فرمانبرداری کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر کسی بنئے سے قرضہ لیا ہوا ہو۔ تو وہ سود سے بچنے کی بڑی کوشش کرینگے۔ اور کہینگے یہ تو ہمارے مذہب کے خلاف ہے ہمارے مذہب نے تو اسے جائز نہیں رکھا لیکن اگر لڑکیوں کو حصہ دینا ہو تو کہدینگے۔ ہم شریعت کے پابند نہیں۔ ہم رواج کے پابند ہیں۔ غرض یہ کہ انہوں نے شریعت کو ایسے بنا چھوڑا ہے۔ کہ مطلب کی بات کو لے لیا اور جو خلاف منشا ہوئی اسے چھوڑ دیا۔ اسی طرح ایک سے زیادہ شادی کرنے کے متعلق باتیں بنائی ہیں۔

بعض دوسری شادی ناپسند کرتے ہیں

اس وقت ہندوستان میں یورپ کی ہوا چل رہی ہے۔ اور یہیں بھی اسلام سے دور ہوتے ہوتے اس سے بہت بعد ہو گیا ہے اس لئے لوگ دوسری شادی کرنے کے بہت مخالف ہیں۔ ایک شخص احمدی نے مجھے لکھا ہے۔ کہ میرے اولاد نہیں ہے۔ اس لئے میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔ میرے اس خیال کی وجہ سے میری بیوی کے والدین نے اسے روک لیا ہے۔ اور بھیجتے نہیں ہیں۔ کہتے ہیں ہم تب اپنی لڑکی کو بھیجینگے جب تم یہ لکھکر دو۔ کہ تم دوسری شادی نہیں کروگے۔

قرآن مجید میں چار بیویاں کرنے کی اجازت ہے

قرآن شریف فرماتا ہے فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع تم شادی کرو جو تمہارے پسند ہو۔ ہاں اگر عدل نہ ہو سکے تو ایک کرو۔ ورنہ دو دو تین تین چار چار کرنیکی اجازت ہے۔ تو کیونکر ایک شخص احمدی رہ سکتا ہے جبکہ وہ خدا کے اس حکم کے خلاف کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تو حکم دیتا ہے۔ کہ اگر تم عدل نہ کر سکو تو اس صورت میں ایک کرو۔ موانع کی موجودگی میں ایک کی اجازت دی ہے۔ لیکن موانع نہ ہونیکی صورت میں تمہیں دو دو تین تین چار چار کی اجازت ہے۔

میری دوسری شادی پر اعتراض اسلام پر حملہ کرنا ہے

میری دوسری شادی پر لاہور کے ایک شخص نے جو سید کہلاتا ہے اعتراض کیا۔ اس کو نہیں معلوم کہ جس کی اولاد ہونے کا وہ فخر کرتا ہے۔ اور جس کی بیٹی

کی نسل ہونے سے وہ سید بنا ہے۔ اس کے والد کی نو نو بیبیاں تھیں ؛ اگر دو شادیاں کرانے کے لحاظ سے ایک شخص شہوت پرست عیاش کہلا سکتا ہے تو نو شادیاں کرانے والے کی نسبت اس کا کیا خیال ہوگا۔ لیکھرام کی طرح اس نے سمجھا تھا۔ کہ اس نے بڑا بھاری اعتراض کیا ہے لیکن جس طرح لیکھرام کے اعتراض نے اس معزز مکرم کی شان کا کچھ نہیں بگاڑا اس شخص کے اعتراض نے میرا بھی کچھ نہیں بگاڑا اس نے اپنے آپکو لیکھرام سے مشابہ کیا۔ اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت دی ؛

پانچسو سے زیادہ صحابہ نے ایک سے زیادہ نکاح کیا

اس نے نادانی سے کہا کہ یہ شخص عیاشی چاہتا ہے۔ لیکن ہم اسے کہتے ہیں کہ اس کے اس اعتراض کرنے میں حضرت ابوبکر حضرت عمر۔ حضرت عثمان۔ حضرت امام حسین۔ حضرت عبداللہ بن جعفر قریباً پانچسو صحابہ ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ وہ سب اسی اعتراض کے نیچے آئینگے۔ لیکھرام اور اس کے بھائیوں نے بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جو اس قدر لوگوں کی ہدایت کے لئے آوے۔ اور پھر وہ اس طرح کرے (جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا) یہ کیونکر اچھا کام ہو سکتا ہے۔ لیکن باوجود اس اعتراض کو دیکھتے ہوئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو چکا تھا۔ اس نے مجھ پر یہی اعتراض کیا۔ افسوس اس نے میرے پر یہ اعتراض کرکے نبی کریم کو بھی نہ چھوڑا۔

مسیح موعود کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند کی دوسری شادی پر چڑتی ہے اور برا مناتی ہے۔ ناپسند کرتی ہے۔ غصہ میں آتی ہے تو خاوند کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس کی اس چڑ کو دور کرنے اور توڑنے کے لئے دوسری شادی کرے اگر کوئی شخص اس کے خلاف ورزی کرتا ہے اور اس پر اعتراض کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے برخلاف کرتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے بہت سارے احمدی اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ خواہ وہ محمد حسین کے مجھ پر اعتراض کرنے کو برا ہی مناتے ہوں اور جوش میں آتے ہوں۔ لیکن جب خود ان پر بات آتی ہے۔ تو وہ بھی اسی اعتراض کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اسلام کے تو یہی معنے ہیں۔ کہ اپنے اوپر بھی ان احکام کو چلائے جو احکام اسلام نے دیئے ہیں ؛

نبیوں کے کثیر حصے نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں

بہت سارے نبیوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں حضرت ابراہیمؑ حضرت یعقوبؑ حضرت موسیٰؑ حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔ بڑے بڑے نبیوں میں کثرت سے ایسے نبی گزر چکے ہیں۔ کہ اگر فہرست بنائی جائے تو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے والے نبی زیادہ ہونگے خود حضرت مسیح کی نسبت بھی چار شادیاں بیان کی جاتی ہیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ اس قدر اولو العزم انبیا ایک سے زیادہ شادیاں رکھتے تھے۔ کیا یہ ان کا فعل عیاشی پر مبنی تھا۔ اگر کہو کہ نہیں ضرورت کے ماتحت انہوں نے شادیاں کی تھیں۔ ایک یا دو یا چار نبی ہوتے تو کہہ سکتے تھے کہ مصلحت کے ماتحت انہوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔ یہاں اگر کل چالیس یا پچاس نبی ہیں۔ تو ان میں سے پچیس یا تیس ایسے نظر آئینگے کہ انہوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جن پاک بزرگوں کو اپنی خلعت نبوت سے سرفراز فرمایا۔ ان میں سے اکثر کو ایک سے زیادہ شادی کے لئے ہی ضرورت پیش آئی ؛ ادھر قرآن شریف بھی دو دو چار چار کا حکم دیتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں کوئی خاص حکمت پوشیدہ ہے۔ باوجود اس کے کہ نسل موجود ہے اور پھر شادیاں کی جاتی ہیں ؛

نبی کریم نے اولاد کے لئے نو بیویاں نہیں کیں

اگر کوئی شخص کہے کہ نبی کریم اولاد کے لئے شادیاں کرتے تھے۔ تو ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ آنحضرت کے بیٹے ابراہیم پیدا ہوئے ہیں اور زندہ ہیں۔ پھر ایسے وقت میں آپ نے اور نکاح کیا پھر اور اعتراض ہے اور کو تو چار چار کی اجازت نبی کریم کو نو کی اجازت کیوں دی گئی ؛

چار سے زیادہ جائز نہیں

بہت لوگوں کا خیال ہے کہ نو تک عام اجازت ہے۔ لیکن مسیح موعود نے چار کا ہی فتویٰ دیا ہے۔ میں نے بارہا آپ سے چار کے متعلق ہی سنا ہے۔ آپ چار ہی فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب (نور الدینؓ) کا ایک وقت میں نو کے جواز کا خیال تھا چنانچہ انہوں نے ایک دفعہ ایک روایت بھجوادی۔ کہ فلاں شخص کی چار سے زیادہ بیویاں تھیں۔ میر محمد اسحاق وہ روایت لئے ہوئے میرے پاس آئے اور کہنے لگے آج اس مسئلہ پر خوب بحث ہوگی۔ مولوی صاحب نے یہ ایک حدیث حضرت صاحب کو دکھانے کے لئے بھجوائی ہے۔ پس وہ اسے حضرت صاحب کو دکھانے کے لئے لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد جب واپس آئے۔ تو سر نیچے ڈالا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا۔ کیا ہوا۔ کہنے لگے کہ حضرت صاحب کے سامنے جب وہ عبارت پیش کی تو آپ نے فرمایا یہاں کہاں لکھا ہے کہ نو بیبیاں ایک وقت میں تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ چار کی نسبت ہی فرمایا کرتے تھے۔ تو ہم بھی یہی کہینگے کہ ادھر چار کی اجازت ادھر نو کی۔ اس میں کیا حکمت ہے۔

نو بیویاں کرنے میں کیا حکمت تھی

اگر نبی کریم کو اولاد کی خواہش تھی تو آپکو چار ہی بیاں کرنی چاہیئے تھیں لیکن آپ نے نو کیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ آپ خواہ بیس بیبیاں بھی کرلیں تو بھی آپ کے نرینہ اولاد نہ ہوگی۔ تو پھر کس لئے اللہ تعالیٰ!

نے آپکو اور لوگوں سے زیادہ نو کی اجازت دی۔ معلوم ہوا۔ کہ کوئی اور حکمت ہے۔ چونکہ اسلام ہدایت لے کر آیا تھا۔ اس لئے تبلیغ فرض اسلام تھا۔ کیونکہ تبلیغ کے ذریعہ سے ہدایت پہنچ سکتی ہے۔ رسول اللہؐ کے زیادہ شادیاں کرنے میں بھی یہی حکمت تھی۔ اگرچہ سیاسی اغراض بھی تھیں ہ

پہلی حکمت

لیکن سب سے بڑھکر یہی غرض تھی۔ کہ انھوں نے زیادہ شادیاں کرکے عورتوں کے متعلق علم کو محفوظ کردیا۔ آپ کی بیبیاں اسلام کی دوسری عورتوں کے لئے مبلغہ ہوئیں۔ انہوں نے عورتوں کو اسلام اور ان کے متعلق احکام پہنچائے۔ چار عورتوں کی گواہی دو مردوں کی گواہی کے برابر ہوتی ہے۔ اور ہر ایک فیصلے میں کم از کم دو گواہ مردوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن بعض ایسے فیصلے بھی ہوتے ہیں۔ کہ ان میں چار گواہ مردوں کی ضرورت ہوتی ہے ہ

پس ایسے فیصلے میں آٹھ عورتوں کی گواہی کی ضرورت ہوئی اس لئے نبی کریم صلعم نے نو کرکے اسے طاق کردیا۔ اور گواہی کامل ہوگئی۔ غرض نصف حصہ دین کا جو عورتوں کے متعلق تھا۔ اس طرح پورا ہوا ہ

دوسری حکمت

دوسری حکمت اس میں نسل کی ترقی کی بھی ہے۔ کہ نسل کے بڑھنے سے خدا کے نام لیوا پیدا ہونگے۔ اور اسلام کے مبلغ بنیں گے۔ اور اسلام دوسرے مذاہب کو اپنے اندر جذب کر لیگا تاریخ پڑھ کر دیکھ لو۔ کہ ترقی کرنے والی قوم کی پہلے نسل کی ترقی ہوئی ہے یورپ کے لوگ جزیروں میں جاکر آباد ہوئے ہیں۔ ان کی نسل کی ترقی ہوتی گئی۔ اور اصلی باشندوں کی نسل کی کمی ہوتی گئی۔ غرض جس قوم کی ترقی ہونے لگی ہے۔ اسکی نسل بڑھی ہے۔ اور دوسری قوم کی نسل کم ہوئی ہے۔ فارس میں مسلمان گئے۔ کاکیشیا ارض روم۔ افغانستان۔ بلوچستان۔ بخارا۔ جاوا۔ سماٹرا سیلون۔ جب یہ قوم اپنی ترقی کے زمانہ میں پہنچی۔ ان کی نسل بڑھی۔ ان تمام علاقوں میں عرب نسلیں پائی جاتی ہیں اگرچہ یہی عرب رسول اللہؐ سے پہلے بھی موجود تھے۔ کیوں ان کی ترقی اسوقت نہ ہوئی۔ اور کیوں ان کی نسلیں اس وقت نہ پھیلیں۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ کسی قوم کی ترقی کے ساتھ اس کی نسل کی بھی ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے اسلام نے نسل کی ترقی کے لئے چار تک بیبیاں کرنے کا حکم دیا ہے جب نسل کی ترقی ہوگی۔ تو اس کے ساتھ دوسری ترقی بھی ہوگی۔ تو اس طرف اشارہ کردیا۔ کہ نسل بڑھاؤ۔ تاکہ بڑے بڑے اعلیٰ قسم کے شخص پیدا ہوں۔ اور وہ اسلام کو قائم کریں۔ نسل بڑھنے سے تبلیغ کرنے والے بھی بڑھ جاویں گے۔ جن جن ممالک میں مسلمانوں نے اس بات پر کہ ایک سے زیادہ شادیاں کریں۔ عمل نہیں کیا۔ وہاں پھر اسلام بھی نہیں پھیلا۔ عرب اس بات کو خوب جانتے تھے۔ اور انھوں نے اس بات پر خوب عمل کیا۔ اسی لئے جہاں جہاں عرب حکومت قائم ہوئی۔ وہاں دوسری نسلیں مٹ گئیں۔ ہندوستان میں مغل پٹھان ان لوگوں کی سلطنت ہوئی۔ انھوں نے اس بات پر عمل نہ کیا اگرچہ انہوں نے دوسری قوموں پر ظلم بھی کیا۔ جبر بھی کیا۔ لیکن پھر بھی یہاں دوسری قومیں کم نہیں ہوئیں۔ لیکن عرب لوگوں کی سلطنت کے ماتحت باوجود اعلیٰ درجے کے امن اور لا اکراہ فی الدین پر عامل ہونے کے جہاں گئے۔ اسلام وہاں بڑی ترقی کرگیا۔ اور دوسری قومیں وہاں نابود ہوگئیں۔ ہندوستان میں اسلامی سلطنت سات سو سال تک رہی لیکن اسلام یہاں اسقدر نہ پھیلا جتنا کہ پھیلنا چاہیئے تھا۔ اگر مسلمان یہاں بھی کثرت سے شادیاں کرتے۔ تو سارا ہندوستان مسلمان ہوجاتا۔ بادشاہوں نے یہاں شادیاں کثرت سے کیں لیکن عیاشی کے لئے ہ

ایک سے زیادہ شادی تو عیاشی کو مٹانیوالی ہے

جہاں عورت کے حقوق دوسری شادی کرنے پر نہ دئے جائیں وہ شادی عیاشی کے لئے ہوتی ہے۔ ایک شادی کی جاتی ہے۔ اور دوسری سے تعلق توڑ لیا جاتا ہے راجوں اور نوابوں کا یہی حال ہے۔ مگر اسلام نے جو شرائط لگائی ہیں۔ ان سے عیاشی نہیں ہوسکتی۔ اسلام تو کہتا ہے۔ کہ خواہ دوسری عورت سے تمہیں کتنی ہی محبت ہو لیکن تمہیں ذرا ذرا بات میں دونوں سے ایک جیسا سلوک چاہیئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ سب بیبیوں سے پیاری تھیں۔ یہ بات پوشیدہ نہ تھی۔ سب جانتے تھے۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت عائشہ سے فرمایا۔ کہ میں تمہارا وظیفہ بڑھانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ رسول اللہؐ تم سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ رسول اللہ صلعم ہم سب کو برابر حصہ دیتے تھے۔ تم مجھ کو زیادہ حصہ دینے والے کون ہو۔ صحابہ بھی اس بات کو جانتے تھے کہ رسول اللہ صلعم حضرت عائشہ سے زیادہ پیار رکھتے ہیں اور سب عورتوں سے ایک جیسا سلوک کرتے ہیں۔ اس لئے جب حضرت عائشہ کی باری ہوتی تھی۔ تو ہدیہ آپکے پیش کیا کرتے تھے۔ آنحضرتؐ سخت بیماری میں بھی اپنی مرضی سے حضرت عائشہ کے گھر نہ رہے تھے۔ بلکہ سب بیبیوں سے پوچھ لیا تھا کہ مجھے آنے جانے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اگر تم کہو۔ تو میں عائشہ ہی کے ہاں رہوں کروں۔ یہ باتیں ثابت کرتی ہیں۔ کہ کس قلب کا وہ انسان تھا۔ باوجود اس کے کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بوجہ تقوےٰ۔ فراست سمجھ۔ دانائی کے محبت کرتے تھے لیکن پھر بھی دوسری عورتوں کا لحاظ تھا۔ اور پھر کسی کو ترجیح نہیں دیتے تھے ہ

کثیر الازدواجی تو ایک قربانی ہے

نادان انسان کہتا ہے کہ یہ عیاشی ہے۔ لیکن یہ قربانی ہوتی ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ ان کے اولاد نہیں ہوتی لیکن وہ دوسری شادی نہیں کرتے اس خوف سے کہ یہ بڑا مشکل امر ہے۔ طرح طرح کے انتظام اور تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ قسم قسم کی ناپسند باتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ عیاشی میں انسان ایک سوئی کی طرف جھک پڑتا ہے۔ لیکن اسلام کی شادیاں ایک طرف جھکنے نہیں دیتیں۔ بلکہ وہ قربانی چاہتی ہیں ہ

نبی نے خدا کے جلال کے اظہار کے لئے دوسری شادی کی

لیکھرام اس حکمت کو نہ سمجھا۔ اور نہ ہی محمد حسین نے اس حکمت کو پایا۔ اس نے مخالف قوم میں پیدا ہو کر آنحضرت پر اعتراض کیا۔ محمد حسین نے میرے پر اعتراض کرکے گویا بواسطہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل پر اعتراض کیا۔ غرض لوگوں نے اس حکمت کو سمجھا نہیں اسلام نے ایسی پابندیاں اور قیود لگائی ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص ان پابندیوں اور قیود کے ماتحت شادی کرتا ہے۔ تو وہ قربانی کرتا ہے۔ وہ اسلام کی ترقی کے لئے شادی کرتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے جلال کے اظہار کے لئے یہ قیود اپنے اوپر وارد کرتا ہے ہ

ابھی تو دو اور کی اجازت ہے

خدا تعالےٰ جب دشمن کا دل دکھانا چاہتا ہے ۔ تو اسی طرح کرتا ہے ۔ وہ ایک شادی سے آتنا غصہ میں آیا ۔ ابھی تو اس میں دو کی اور گنجائش ہے ۔ جو ایک کی برداشت نہ کر سکا ۔ وہ دو اور کے لئے تو اور بھی زیادہ رنج اٹھائیگا ۔ اور گھبرائیگا ۔ جس شخص کی شادی سے یہ غرض ہو ۔ کہ اسلام کی آبادی بڑھے ۔ اسلام ترقی کرے ۔ اسلام کے نام لیوا اور اسلام کے پھیلانے والے بڑھیں ۔ اسکے لئے اس سے بڑھکر اور خوشی کی چیز کیا ہو سکتی ہے ۔ ایک نسل کی ترقی سے دوسری پیچھے آنے والی نسلوں کی بھی ترقی ہوتی ہے ۔

کثیر الازدواجی پر شرح صدر سے راضی ہونا چاہئیے

ہمارے مخالفوں کا تو یہ حال ہے کہ وہ دوسری شادی پر اعتراض کرتے ہیں ۔ مگر ہمارے احمدی بھی اس مرض میں مبتلا ہیں جیسے میں نے پہلے واقعہ سنایا ۔ اس صورت میں جبکہ ہم خود ان شادیوں کو ناپسند کریں اور ان پر اعتراض کریں ۔ تو عیسائی اور دوسرے لوگ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے میں سچے ہیں ۔ پس ہر ایک مسلمان کا فرض ہے ۔ کہ ان احکام کی فرمانبرداری کرے جو قرآن شریف نے بیان فرمائے ہیں ۔ اس صورت میں جبکہ وہ ان احکام کی فرمانبرداری کریگا مسلمان کہلا سکتا ہے ۔

البغض الحلال پر عامل اور طیّب حلال پر معترض

ایک اور بات یاد آگئی میری شادی پر تو اس شخص نے اعتراض کیا ہے ۔ لیکن طلاق کی نسبت تو سخت ممانعت ہوئی ہے ۔ طلاق دینے کے لئے تو بہت ساری شرطیں لگائی ہیں ۔ رسول اللہ طلاق کی نسبت فرماتے ہیں کہ یہ البغض الحلال ہے ۔ خدا اس حلال کو ناپسند کرتا ہے ۔ اسی وقت اجازت دیتا ہے ۔ کہ جب گذارے کی کوئی صورت ہی نہ رہے ۔ ان کے امیر قوم مولوی محمد علی نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دی ۔ وہ بیوی قادیان آئی تھی ۔ اور اسکا بیان تھا ۔ کہ مولوی صاحب پڑھا کرتے تھے یا وکالت کی تیاری کر رہے تھے تو انھوں نے اسے طلاق دی ۔ اور کہا ۔ کہ میں اسوقت خرچ برداشت نہیں کر سکتا ۔ بعد میں پھر شادی کر لوں گا ۔ پھر وہ کہتی تھی ۔ کہ مولوی صاحب اب مجھ سے شادی کر لیں ۔ اور اس عہد کو پورا کریں ۔ میں اپنے بعض حقوق بھی چھوڑنے کے لئے تیار رہوں ۔ وہاں تو البغض الحلال بھی اعلےٰ درجے کی چیز بن جاتی ہے ۔ اور یہاں وہ چیز بھی جسپر نبی کریمؐ اور صحابہ اور دوسرے انبیا نے عمل کر کے بتایا بُری سمجھی جاتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو بچا دے ۔ کرنا یا نہ کرنا اور چیز ہے ۔ لیکن اگر کوئی عورت یا اس کا رشتہ دار اس بات کو بُرا مناتا ہے ۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کرتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اپنے سچے راستوں پر چلنے کی توفیق دے ۔ آمین

پیغام والوں سے مباحثہ

مورخہ ۶ ۔ مارچ ۱۹۱۶ء کو پیغام پارٹی کے دو مبلغ حافظ فضل احمد صاحب اور صوفی مبارک علی نو مسلم جو اصل میں سید ہیں ۔ اور کچھ عرصہ عیسائی بھی رہ چکے ہیں ۔ اور نام بنا دا شاعت اسلام کالج لاہور کے متعلم تھے ۔ میرے موضع میں بغرض مباحثہ تشریف لائے ۔ ان کی آمد کے محرک ہمارے بعض دوست تھے ۔ جو پیغام پارٹی لاہور کے زیر اثر تھے ۔ اور انھوں نے ان کو ہمارے ساتھ مباحثہ کے لئے بلایا تھا ۔ دونو صاحبوں نے بیٹھتے ہی مسئلہ مسیح موعودؑ کی نبوت پر بحث شروع کی ۔ ہماری طرف سے چوہدری عبد اللہ خان بہلولپوری صاحب بالمقابل ہوئے ۔ کیونکہ ہمارے پاس اور کوئی عالم نہ تھا ۔ اور ان کے اعتراضات کو سنکر خاموشی نامناسب تھی ۔ اگرچہ چوہدری صاحب بیمار تھے ۔ مگر غیرت ایمان نے جواب دینے پر مجبور کیا ۔ ۷ ۔ مارچ ۔ ۱۰ بجے صبح سے ۲ بجے تک تقریریں ہوتی رہیں ۔ دوسرے روز ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے اور پھر بعد نماز عشاء ۲ گھنٹے ۔ پھر ۸ ۔ مارچ کو بھی ۷ بجے صبح سے ۹ بجے تک تقریریں ہوئیں ۔ اور بحث ختم ہوئی ۔

نتیجہ بحث

بحث میں دونو فریق کامیاب ہوئے

ہماری کامیابی تو یہ ہوئی ۔ کہ جن دوستوں کی تحریک سے وہ تشریف لائے تھے جن کے دل میں ان کے زیر اثر رہ کر شکوک پیدا ہو چکے تھے ۔ ان کے دل خدا کے فضل سے مطمئن ہو گئے ۔ اور انھوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ ہمارے شکوک دربارہ نبوت مسیح موعودؑ رفع ہو گئے ہیں ۔ اور اب ہم جماعت مبائعین کے اعتقاد کو صحیح مانتے ہیں ۔

مخالفین کی کامیابی یہ ہوئی ۔ کہ غیر احمدیوں نے ان کی بڑی مدح سرائی کی ۔ اور کہا کہ خدا کا شکر ہے ۔ کہ ایسے احمدی بھی ہیں ۔ جو مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے ۔ اور عقیدہ نبوت میں ہمارے ساتھ متفق ہیں ۔ اور کہتے ہیں ۔ کہ مسیح موعودؑ کی بیعت لازمی نہیں ہے ۔ ہمیں ڈر تھا ۔ کہ ہم مرزا صاحب کے نہ ماننے کے سبب مجرم نہ ہو جاویں ۔ مگر اب تسلی ہو گئی ۔ کہ مرزا صاحب کا ماننا ضروری نہیں ۔ اب ہم بغیر ماننے مسیح موعود کے بھی ویسے ہی مسلمان ہیں ۔ جیسا کہ مان لینے کی صورت میں تو اب ہمیں بیعت کی ضرورت نہیں ہے ۔ اور یہی ہم چاہتے تھے اور ہمیں یہ بھی امید ہو گئی ہے ۔ کہ خواجہ کی پارٹی عنقریب ہم سے مل جاوے گی ۔ اور اپنے اس عقیدہ سے بھی تائب ہو جاوے گی ۔

تصدیق ۔ میں نے ہی مبلغین پیغام پارٹی کو بلایا تھا کیونکر ان کے زیر اثر رہ کر میرے اور میرے بھائی صفدر علی کے دل میں شکوک تھے ۔ اس مباحثہ سے ہم دونو کے شکوک رفع ہو گئے ۔ الحمد للہ رب العٰلمین ۔

محمد الدین احمدی بقلم خود (بہلولپوری) چک نمبر ۱۲۷

(نامہ نگار)